عزاداری امام حسینؑ

پر اٹھائے جانے والے اعتراضات

اور انکے مختصر جوابات

تحریر و تحقیق : نعیم عباس

یہ سوالات اکثر سنی حضرات کی جانب سے کئے جاتے ہیں یہاں انکے مختصر جوابات دئے جارہے ہیں اہل ذوق مطالعہ فرمائیں اور دیگر مومنین تک بھی یہ پہنچائیں

1 : ۔عزاداری واجب ہے ٗسنت ہے یا بدعت؟

2 : ۔کیا شیعہ عزاداری کو بہیئت کذائیہ (جس شکل و صورت میں آج کے زمانہ میں ہو رہی ہے) ثابت کر سکتے ہیں؟

3 : ۔قرآن نے ہمیں مصیبت میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا نوحہ وبکاء اور دیگر اعمال عزا مثلاماتم ان آیات کے منافی ہے اور صریحاقرآنی تعلیمات کی مخالفت ہے؟

4 : ۔حزن وملال عذاب خداوندی ہے اور یہ شیعہ لوگ اسی عذاب میں گرفتار ہیں؟

5 : ۔کیا نوحہ کرنا جائز ہے یا حرام؟

6 : ۔گریہ کرنا اور رونا جائز ہے یا حرام؟

7 : ۔ماتم کرنا اور پیٹنا شریعت اسلامیہ میں کیسا ہے؟ کیا ماتم کرنا حرام ہے اور ماتمی جہنمی ہے؟

1 :۔ عزاداری واجب ہے 'سنت ہے یا بدعت؟

جواب 1 :۔ : معصومؑ کے قول فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں اور (ادخال فی الدین مالیس فی الدین) جو دین میں نہ ہو اس کو دین میں شامل کرنا بدعت کہلاتا ہے۔اور عزاداری کو من حیث الکل فرض یا سنت کہنا یا ثبوت مانگنا مسائل شرعیہ سے جہالت ہے مثلا نماز من حیث الکل فرض یا سنت نہیں بلکہ کچھ نمازیں فرض ہوتی ہیں کچھ سنت اور پھر ہر نماز میں تمام ارکان بھی واجب یا سنت نہیں ہوتے بلکہ کچھ افعال واجب کچھ سنت ہوتے ہیں عزاداری امام حسینؑ بھی اسی طرح ہے اس میں کچھ چیزیں واجب جیسے مظلوم کے حق میں آواز بلند کرنا اور کچھ سنت ہیں جن کو بعد میں تفصیلی ادلہ سے ساتھ ثابت کیا جائے گا۔

البتہ اس کا مفہوم ذہن نشیں کرلیں کہ عزاداری عربی کے لفظ عزا سے فارسی کا مشتق لفظ ہے۔عزا عربی میں پُرسہ دینے کو کہتے ہیں۔عزا کا ہم معنی اور اردو میں زیادہ آسان فہم لفظ تعزیت ہے۔عرف عام میں 'آل محمد (ع) کی مصیبتوں پر تعزیت کو گروہ بنا کر 'خاندان کی شکل میں یا ساتھیوں کے ساتھ مل کر منظّم طریقے سے ادا کرنے کو عزاداری کہا جاتا ہے۔

2 :۔ کیا شیعہ عزاداری کو بہیئت کذائیہ (جس شکل وصورت میں آج کے زمانہ میں ہو رہی ہے) ثابت کر سکتے ہیں؟

2 :۔ یہ سوال بھی انتہائی جاہلانہ ہے کے جس شکل و ہیئت میں آج عزاداری ہو رہی ہے کیا اسی کو آئمہؑ میں ثابت کریں جس کو ہم نے ہیئت کذائیہ سے تعبیر کیا۔گویا سوال کرنے والا یہ کہنا چاہتا ہے کے تم شیعہ جس طرح علم و ذوالجناح لے کر جلوس کی شکل میں محرم میں نکلتے ہو کیا ایسا اپنے کسی معصومؑ کے زمانے میں ہونا دکھا سکتے ہو؟

میں سوال کرتا ہوں اگر حق و باطل کی پہچان کا یہی طریقہ ہے تو پھر تمھارے لئے زیادہ مشکل بن جائے گی

اب تم جو سوال کرتے ہو کہ عزاداری کو بہیئت کذائیہ ثابت کرو اس کا نقضی جواب یہ ہے کیا تم اس موجودہ قرآن مجید کو بہیئت کذائیہ (جس میں رکوع، منازل، زیروزبر، نقاط، خواتم وغیرھم) زمانہ پیغمبر ﷺ حتی خلفاء کے زمانہ میں ثابت کر سکتے ہو؟ فما جوابکم ھو جوابنا

جو نماز تراویح کی شکل میں ماہ صیام میں تم پڑھتے ہو کیا اس کو زمانہ پیغمبر ﷺ میں بہیئت کذائیہ ثابت کر سکتے ہو؟ اور یہ تم قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔

رہا یہ سوال کہ ایسی عزاداری کسی معصومؑ نے کی ہو یا انکے زمانہ میں ہوئی ہو اور انہوں نے منع نہ کیا ہو تو اسکا ثبوت ملاحظہ فرمائیں

"اول کسے کہ رسوم ماتم عاشورہ و نوحہ و شیون بر آورد مختار است" یعنی یوم عاشور سب سے پہلے ماتم نوحہ وغیرہ کا آغاز کرنے والا مختار تھا (تحفہ اثناعشریہ عبدالعزیز دہلوی ص10) اب بتائیں کیا مختار امام زین العابدینؑ کے اور محمد حنفیہؓ کے زمانے میں نہیں تھا؟ یقینا تھا تو امام معصومؑ کو رد ثابت کریں انکار تو دور کی بات یہاں تو تائید مختار بھی ثابت ہے

(ثم انقذوا طائفة منهم الى محمد بن الحنفية يسالونه عن اميرالمختار قال لهم ما ان كره ان ينصرنا الله بمن شاء من خلفه)

ایک وفد محمدؓ بن حنفیہؓ کے پاس آیا اور امیر مختار کی نسبت سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ بتحقیق ہم برا نہیں جانتے اللہ کس کے ذریعہ چاہے ہماری مدد کرے۔(تاریخ ابن کثیر ج8 ص262)

اور کربلا میں شہادت امام حسینؑ کے بعد مخدرات بنی ہاشم کا ماتم تاریخی صفحات پر موجود ہے

وقال قرة بن قيس لما مدت النسوة بالقتلى صحن و لطمن خدودهن

قرہ بن قیس راوی ہے ہے جب بنی ہاشم کی خواتین مقتل گاہ سے گزریں تو پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں اور اپنے چہروں پر ماتم کر رہی تھیں (1: البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج8 ص193۔ 2: تاریخ کامل ابن اثیر ج4 ص42۔ 3: تاریخ طبری ج6 ص262)

اور بالخصوص خود حضرت زینبؑ کا ماتم بھی ثابت ہے (ولطمت وجهها و شقت جيبها و خرت مخشيا عليها)

حضرت زینبؑ نے اپنے چہرہ انور پر ماتم کیا اور گریبان چاک کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں (البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج8ص117)

اور سب سے بڑھ کر خود قرآن میں حضرت سارہؑ کا حضرت ابراہیمؑ کے سامنے ماتم جس کو قرآن نے فصکت وجهها سے حکایت کیا ہے

اہل سنت مترجمین

تو ابراہیم کی بیوی چلاتی آئی اور اپنا منہ پیٹ کر کہنے لگی۔۔ (مولانا جالندری)

یہ سن کر اسکی بیوی چیختی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے منہ پیٹ لیا(تفہیم القرآن ابوالاعلی مودودی)

اتنے میں انکی بی بی بولتی آئیں پھر ماتھے پر ہاتھ مارا (اشرف علی تھانوی)

عن ابن عباس قوله(فصكت وجهها)يقول لطمت وقال آخرون بل ضربت بيدها جبهتها تعجبا

حضرت علیؑ اور ابن عباس کا قول کہ فصکت وجھھا کا مطلب منہ پیٹ لینا ہے اور بعض نے کہا حیرت کیساتھ جبین پر سخت ہاتھ مارنا (تفسیر طبری ج22ص426)

جب سارہؑ نے ماتم کیا ابراہیمؑ سامنے تھے کیا انہوں نے منع کیا؟

اور جب حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی تو فرمایا کہ ایسا کرنا گناہ ہے؟

اگر نہیں تو ماتم سنت تقریری ثابت ہوا۔

3 :۔قرآن نے ہمیں مصیبت میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا نوحہ وبکاء اور دیگر اعمال عزا مثلاً ماتم ان آیات کے منافی ہے اور صریحاً قرآنی تعلیمات کی مخالفت ہے؟

جواب :۔یہ شاید سب سے بنیادی اور اہم سوال ہے جس کو بڑی شدومد سے پیش کیا جاتا ہے کہ یہ گریہ وبکاء وماتم تعلیمات قرآنی اور سیرت پیغمبرﷺ کے خلاف ہے اس مسئلہ کو حل کرنا اس طرح ممکن ہے پہلے یہ دیکھا جائے کہ صبر سے مراد کیا ہے؟

صبر کے تین معانی ہیں

1 :۔جنگ میں صبر یعنی ثابت قدمی دکھانا فرار نہ ہونا

2 :۔گناہ پر صبر کرنا یعنی نفس کو برائی سے محفوظ رکھنا

3 : مصیبت میں صبر اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وقت مصیبت خداوند کریم سے گلاو شکایت کرنا یہ بے صبری اور گناہ عظیم ہے دوسرا خداوند سے مصیبت کا گلا کیے بغیر مظلوم کا فریاد کرنا اور ظالم کی شکایت کرنا یہ تعلیمات قرآن کے عین مطابق ہے۔

اب ہمارا عزاداری کرنا ان میں کس معنی میں آتا ہے ہم نے کبھی خداوند سے شکایت نہیں کی ہمیشہ مظلوم کے حق میں اور ظالم کے خلاف آواز بلند کی ہے اب ظلم کے خلاف آواز اٹھانا کیسا ہے آیئے دیکھتے ہیں

ان الصبر علی قضاء اللہ واجب فاما الصبر علی ظلم الظالمین و مکر الماکرین فغیر واجب بل الواجب ازالتہ

خدا کی قضاء پر صبر واجب ہے البتہ ظالم کے ظلم اور مکر کرنے والے کے مکر پر واجب نہیں بلکہ اس کا ازالہ کرنا واجب ہے (تفسیر الکبیر فخر الدین رازی ج5 ص111 سورہ یوسف)

اور تاریخ میں 100 سے زائد صحابہ کا ماتم کرنا موجود ہے کیا شمع نبوت کے پروانے صبر کا مفہوم نہیں جانتے تھے؟

حتیٰ خود ازواج نبیﷺ کا ماتم بھی ملتا ہے تو کیا یہ سب قرآن کی تعلیمات کے خلاف عمل کر کے گناہ ہوئے یا نا؟

یا گناہ، کفر و شرک کا قلم صرف شیعہ کیلئے حرکت کرتا ہے باقی سب جو جی میں آئے کرتے پھریں ان کو کلھم عدول کا لائسنس ہمیشہ بچالیتا ہے؟

اور اگر ہماری دلیلیں مطمئن نا کر سکیں تو سورہ یوسف کی آیت 84 کی اپنے علماء کی لکھی تفاسیر پڑھ لینا

فیه دلیل علی جواز التاسف والبکاء عند التفجع۔۔۔۔ولقد بکی النبی ﷺ علی ولدہ ابرھیم (تفسیر البیضاوی ج3ص183)

بینائی چلے جانا اس میں وقت مصیبت تاسف اور بکاء کے جواز کی دلیل ہے۔۔۔اور بتحقیق نبی ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم پر فریا کیا تھا۔

اما البکاء فلیس من المواصی وروی ان النبی علیہ الصلاۃ والسلام بکی علی ولدہ ابراھیم (تفسیر کبیر ج9ص96)

گریہ کرنا گناہ نہیں اور روایت کی گئی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم پر فریا کیا تھا۔

واستدلال بالآیۃ علی جواز التاسف والبکاء عند النوائب (تفسیر روح المعانی آلوسی ج9ص109)

اس آیت سے مصیبت کے وقت تاسف اور گریہ کے جواز پر استدلال کیا جاتا ہے۔

لہٰذا مراسم عزا صبر کے منافی نہیں بلکہ میدان سے نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرنا اور سیدہ فاطمہؑ کا حق غصب کرنا یہ قرآنی مفہوم صبر سے منافات رکھتا ہے۔

ہم تو ایام عزا میں اپنی ثابت قدمی اور میدان میں ہونے کا پیغام اور ثبوت دیتے ہیں اور ہر دم لبیک یا حسینؑ کی صدا دیتے ہیں۔

4 : ۔حزن وملال عذاب خداوندی ہے اور یہ شیعہ لوگ اسی عذاب میں گرفتار ہیں؟

آج کل ماتم کی تصویریں دکھا کر سوال کیا جاتا ہے بتاؤ یہ عبادت ہے یا عذاب؟

یہ سوال ہم بھی تم سے پوچھ سکتے تھے اگر ان 100 سے زائد صحابہ کرام اور ازواج نبی ﷺ کے ماتم کے وقت کیمرے ہوتے تو پھر تم کیا جواب دیتے؟

رہا یہ سوال کہ حزن وملال عذاب ہے یا رحمت؟ آیئے اس کو بھی اہل سنت کتب سے حل کرتے ہیں

حضرت انس کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ کے صاجزادے ابراہیم سکرات (قریب المرگ) کی حالت میں تھے آپؐ نے ان کو گود میں اٹھایا اور پیار کیا اس کے بعد ہم بھی آئے ابراہیم حالت نزع میں تھے حضور ﷺ نے حالت دیکھی تو دونوں آنکھوں سے آنسو آ گئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن عوف یہ دل کی رحمت ہے اسکے بعد ایک اور حالت ہوئی تو کہا آنکھیں روتی ہیں تو دل غمزدہ ہوتا ہے ہم زبان سے کوئی شکایت نہیں کرتے جس سے اللہ ناراض وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی انا بک المحزون)

صحیح مسلم 'ابوداود میں ہے "آپ ﷺ نے فرمایا هذه رحمة جعلها الله فی قلوب العباد انما يرحم الله من عباده الرحماء سُوْرَةٌ

حضور ﷺ کو روتے دیکھ کر سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا؟ فرمایا یہ دل کی رحمت ہے اللہ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے اور اللہ اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت مترجم وحید الزمان ج2 ص 367۔ابوداود کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت ج2 ص 304 اردو)

اب فیصلہ کریں کہ حزن وملال عذاب خدا ہے یا رحمت پروردگار؟؟

5 :۔ کیا نوحہ کرنا جائز ہے یا حرام؟

جواب: امام راغب اصفہانی مادہ (ن-و-ح) کے تحت لکھتے ہیں ''نوح ایک نبی کا نام تھا دراصل یہ ناح ینوح کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں بلند آواز سے گریا کرنا محاورہ ہے ناحت الحمامۃ فاختۃ کا نوحہ کرنا (مفردات القرآن ج2 ص 521 اسلامی اکادمی)

نوحہ اور مرثیہ کا معنی ہے مرنے والے کے محاسن اور خوبیاں نظم میں بین کر کے اس پر گریہ وبکاء کرنا (حاشیہ وسائل الشیعہ ج2 ص 290 اردو (یہ شیعہ کی بک ہے))

ہر چیز میں اصل جائز ہونا ہے جب تک حرمت کی قطعی دلیل قائم نہ ہو جائے اسکو منصف مزاج اہل سنت نے بھی تسلیم کیا ہے جیسا کہ مولانا وحید الزمان لکھتے ہیں ''اصل یہ ہے کہ فی نفسہ مرثیہ کہنے میں کچھ ممنوع نہیں ہے نفسِ مرثیہ کی تالیف صحابہ سے

ماثور ہے حضرت فاطمہؑ فرماتی ہیں لو انها صبت على الايام صرن لياليا مجھ پر ایسی مصیبتیں آپڑی ہیں کہ اگر دنوں پر پڑتیں تو وہ راتیں بن جاتے (تیسیر الباری ج5 ص64)

حضور ﷺ کا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نوحہ وماتم کرنے والی انصاری خواتین کو دعا دینا

1:۔فقال ارجعن يرحمكن الله فقد استعين بانفسهن (سیرت ابن ہشام ج3 ص98 مترجم عبد الجلیل صدیقی ج2 ص83)

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے تم واپس چلی جاؤ تم نے اپنی طرف سے تسلی کا حق ادا کر دیا

2؛۔فقال رضی الله عنكن وعن اولادكن (المغازی للواقدی ج1 ص314)

رات کے تیسرے پہر میں گریہ کی آواز سن کر آپ ﷺ بیدار ہوئے پوچھنے پر بتایا گیا انصار کی عورتیں حضرت حمزہ پر نوحہ کر رہی ہیں تو فرمایا اللہ ان خواتین پر اور انکی اولاد پر راضی ہوا۔۔

3:۔وقال بارك الله عليكن وعلى اولادكن وعلى اولاد اولادكن (طبقات الکبری لابن سعد باب حضرت حمزہ ج3 ص18‘11)

اس کے علاوہ دیگر کتب میں بھی اس کا مشاہدہ کی جا سکتا ہے جیسے (مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ج2 ص182۔تاریخ الاسلام شمس الدین ذہبی ج1 ص210۔اسد الغابہ لابن اثیر ج2 ص286۔الاستیعاب لابن عبد البر ج1 ص110)

اب آیئے تاریخی حقائق سے کچھ شخصیات کا نوحہ کرنا ملاحظہ کرتے ہیں

1:۔حضرت عائشہ کا اپنے والد ابو بکر پر نوحہ کرنا

جعل قبر ابی بکر مثل قبر النبی ﷺ مسطحا ورش علیہ الماء واقامت علیہ عائشہ النوح (1:۔تاریخ طبری محمد بن جریر طبری باب وفات ابی بکر ج2 ص217۔2:۔الکامل ابن اثیر باب وفات ابی بکر ج1 ص395۔3:۔عقد الفرید شہاب الدین مالکی باب وفات ابی بکر ج2 ص2)

حضرت ابو بکر کی قبر بھی نبی اکرم ﷺ کی طرح مسطح بنائی گئی اور اس پر پانی چھڑکا گیا اس کے بعد جناب عائشہ نے نوحہ خواں کی جماعت کو دعوت دی

علامہ علی متقی ہندی اس کا نقشہ عمدہ الفاظ میں کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں

عن عائشه قالت توفی ابوبکر بین المغرب والعشاء فاصبحنا فاجتمع نساء المهاجرین والانصار و اقاموا النوح (کنزالعمال باب الموت ابو بکر ج15 ص1131،1130)

ان روایات میں غور کریں تو صرف نوحہ ہی نہیں بلکہ آج کی طرح حلقہ بنا کر نوحہ کرنا بھی ثابت ہو گیا۔

2:۔ حضرت عمر پر جنات کا نوحہ کرنا

عن عائشه قالت ناحت الجن علی عمر قبل ان یموت بثلاث (الریاض النضرہ محب الدین طبری جلد1 ص198)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں عمر پر تین دن قبل از موت جنات نے نوحہ کیا

اس روایت سے بھی دو امر ثابت ہوئے ایک نوحہ دوسرا قبل از وفات یعنی زندہ پر نوحہ کرنا

ابن حجر مکی لکھتے ہیں "آپ (یعنی عمر) کی وفات کے روز سورج کو گرہن لگ گیا اور جنات نے آپ پر نوحہ کیا"

(الصواعق المحرقہ ابن حجر مکی باب ششم ص365)

صواعق محرقہ کے حاشیہ پر لکھا ہے کے سورج گرہن والی روایت کو طبرانی نے عبدالرحمان بن یسار سے روایت کیا اور نور الھیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ رجالہ ثقات۔

نیز حضرت عمر پر جنات کا نوحہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے۔

ملا عبدالرحمٰن جامی نے لکھا "وفات عمر سے دنیا میں تاریکی چھا گئی اور بچے ماؤں سے پوچھنے لگے کیا محشر بپا ہو گیا؟ تو جواب ملا نہیں جناب عمر شہید ہو گئے اور حضرت عمر پر جنات نے بھی نوحہ کیا (شواہد النبوۃ ص361)

3 :۔خود حضرت امام حسینؑ پر جنات کا نوحہ

عن ام سلمہ قالت سمعت الجن تنوح علی الحسین بن علی (مجمع الزوائد لھیثمی ج9 ص321)

زوجہ رسول حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا میں نے جنات کو حسین بن علی پر نوحہ کرتے سنا

اس کے بارے ہیثمی نے توثیق کرتے ہوئے فرمایا رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح

عن میمونہ قالت سمعت الجن تنوح علی الحسین بن علی (حوالہ بالا مجمع الزوائد)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا میں نے جنات کو حسین بن علی پر نوحہ کرتے سنا (رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح)

اس کے علاوہ دیگر کتب جن میں جنات کا امام حسینؑ پر نوحہ کرنا ثابت ہے

1 :۔البدایہ والنہایہ حافظ ابن کثیر در واقعات 61ھ ج8 ص201

2 :۔ شواہد النبوت ملا جامی ص416

3 :۔تاریخ الخلفاء سیوطی مترجم ص305

سوال :۔ماتم کرنا اور پیٹنا شریعت اسلامیہ میں کیسا ہے؟ کیا ماتم کرنا حرام ہے اور ماتمی جہنمی ہے؟

جواب : یہ سوال انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ آج کل ہر گندم نما جو فروش ملاں امام حسینؑ کے ماتمی کو جہنمی اور فعل حرام کا مرتکب ٹھہرانے پر تلا ہوا ہے۔اور کہتے ہیں

شیعہ لوگ ماتم کرتے ہیں (صغری) ماتم کرنا فعل حرام ہے (کبری) لہٰذا شیعہ فعل حرام کرتا ہے (نتیجہ)

سب شیعہ ماتم کرتے ہیں (صغری) ماتمی جہنمی ہے (کبری) لہٰذا سب شیعہ جہنمی ہیں (نتیجہ)

اب اگر معاملہ یہی ہے کہ مفروضہ کبری کے مطابق ماتمی جہنمی ہے تو اب آیئے تاریخی حقائق سے ہم ماتم کی کچھ روایات دکھاتے ہیں پھر اگر کسی میں ہمت ہے تو ہماری پیش کردہ روایات میں موجود اشخاص کو صغری قرار دیں اپنے مفروضہ کبری کو ساتھ ملا کر نتیجہ نکالیں۔

1؛۔ حضرت عائشہ کا وفات پیغمبر ﷺ پر ماتم کرنا

سمعت عائشه تقول مات رسول الله ﷺ بين سحرى ونحرى وفى دولتى لم اظلم فيه احدا فمن سفهي وحداثة سنى ان رسول الله ﷺ قبض وهوفى حجرى ثم وضعت راسه على وسادة فقمت اندب مع النساء و اضرب وجهي

اس کا ترجمہ بھی اہل سنت کتاب البدایہ والنہایہ کے اردو ترجمہ تاریخ ابن کثیر سے ملاحظہ کریں

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان میں ہوئی اور میری باری میں ہوئی اور میں نے اس میں کوئی کمی نہیں کی اور اگر کمی ہوئی ہے تو میری سادگی اور نوعمری سے ہوئی رسول اللہ ﷺ نے میری گود میں وفات پائی پھر میں نے آپ کے سر کو تکیہ پر رکھا اور میں عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو کر منہ پر طمانچہ مارنے لگی

حوالہ جات : 1۔البدایہ والنہایہ اردو ترجمہ بنام تاریخ ابن کثیر ج5ص 330 نفیس اکیڈمی کراچی 2۔سیرت ابن ہشام ج4ص 655 3۔تاریخ الخمیس حسین دیار بکری ج2ص 66 4۔مسند ابی یعلی الموصلی حافظ احمد بن علی بن مثنی التمیمی ج8ص62حدیث4586 5۔مسند امام احمد حنبل ج43ص368تا367 حدیث نمبر26348 6۔ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل محمد ناصر البانی ج7ص86 المکتبۃ الاسلامی

اشکال : کچھ لوگوں نے یہ اعتراض کی کہ اس روایت کا راوی شیعہ ہے لہٰذا قابل قبول نہیں ؟

جواب : پہلی بات تو یہ کہ کوئی شیعہ نہیں اور اگر ہو تو شیعہ ہونا راوی پر جرح نہیں کیونکہ جب تک اہل سنت کے علماء حدیث کے مطابق وہ رافضی نہ ہو اس کی روایت مقبول ہے حتی اگر غالی شیعہ بھی ہو تب بھی قبول ہے جیسا کہ احمد ظفر عثمانی نے قواعد فی علوم الحدیث میں وضاحت کی ہے کہ الغلو فی التشیع لیس بجرح لوکان راوی ثقہ یعنی اگر شیعہ غالی بھی ہو تو یہ جرح نہیں ہوتی اگر وہ ثقہ ہو۔

پھر بھی ہم حجت تمام کیئے دیتے ہیں اہل سنت علماء نے اس روایت کو قبول کیا ہم تین حوالہ جات پیش کرتے ہیں

1 :۔ ناصر الدین البانی نے کہا (قلت اسنادہ حسن)

ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل محمد ناصر البانی ج 7 ص 86 المکتبۃ الاسلامی

2 :۔ مسند ابو یعلی پر حسین سلیم اسد نے حاشیہ میں کہا (اسنادہ حسن)

مسند ابی یعلی الموصلی حافظ احمد بن علی بن مثنی التمیمی ج 8 ص 62 حدیث 4586

3 :۔ مسند امام احمد حنبل کے حاشیہ پر شعیب الارنؤوط و دیگر محققین نے کہا (اسنادہ حسن)

مسند امام احمد حنبل ج 43 ص 368 تا 367 حدیث نمبر 26348

اب تاریخی حقائق سے حضرت عائشہ کا ماتم ہم نے صحیح سند کیساتھ ثابت کر دیا۔

2 : ازواج اور بنات کا حضرت عثمان پر ماتم

ارادو قطع راسہ فوقعت نائلۃ علیہ و ام البنین فصحن و ضربن الوجوہ

جن لوگوں نے قتل عثمان کے ارادہ سے ان کا سر قلم کرنا چاہا تو نائلہ اور ام البنین ان پر گر پڑیں چیخیں ماریں اور منہ پر ماتم کیا

تاریخ کامل ابن اثیر باب شہادت عثمان ج 3 ص 89

اس کے علاوہ دسیوں کتب اہل سنت میں بزرگ شخصیات پر ماتم کے ثبوت موجود ہیں جب ان سب پر ماتم ہو سکتا ہے تو امام حسین شہید کربلاء پر کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔